روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

مقصود کائنات

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا

اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو جنت اور دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

(الفردوس بما ثور الخطاب جلد5ص227حدیث8031- شیرویه بن شهر دارالدیلمی متوفی 509دارالکتب العلمیه بیروت 1986ء-طبع اول)

جمعرات 16 مارچ 2006ء 15 صفر 1427 ہجری 16 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 58

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارا نبی وہ نبیٔ کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطّر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا۔ اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا۔ اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا۔ اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا۔ اور اپنی سچائی میں اجلیٰ بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔ اس نے اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے۔ اور مُردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی۔ اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مینہ کا برسانا۔ اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے۔ اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھارا مددگار بت ہی ہے جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بت مصیبتوں کے وقت اس کی مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اس کو جزا دیتا ہے اور ہر ایک ان میں سے ان ہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا اور ان ہی کے آگے فریاد کرتا تھا۔ اور اسی طرح انہوں نے روشنی کو چھوڑ ا رات کو اپنا قیام گاہ بنایا۔ اور اندھیرے سے پیار کر کے رات میں داخل ہوئے۔ اور بتوں کے ساتھ وہ لوگ ایسے خوش ہوتے تھے جیسا کہ کوئی ایک مراد پا کر خوش ہوتا ہے۔

(نجم الهدیٰ. روحاني خزائن جلد 14ص21)

محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک خبر بتائی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نواسی محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مورخہ 13 مارچ 2006ء کو 2 بجے دوپہر بعمر 88 سال اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ آپ تقریباً گزشتہ تین سال سے فالج کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ 14 مارچ 2006ء کو بعد نماز مغرب بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے ربوہ و بیرون ربوہ سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے۔ قبل ازیں ربوہ سے خواتین کی کثیر تعداد نے محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا آخری دیدار کیا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چاردیواری میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ حضرت صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہمشیرہ تھیں آپ نے ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کے ساتھ اخلاص، وفا اور محبت کا تعلق رکھنے کا درس دیا اور آپ اکثر جماعت کی خدمت پر زور دیتیں۔ آپ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اور پوتے مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے، یوکے سے نماز جنازہ سے پہلے ربوہ تشریف لے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 376

بہشت کی نعمت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا ارشاد مبارک ہے کہ ’’قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اچھی بیوی بہشت کی نعمت ہے‘‘۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم ص 144 مطبوعہ 18 فروری 1929ء قادیان)

اسی تعلق میں آپ نے حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خاں (ولادت یکم جنوری 1870ء وفات 10 فروری 1945ء) کے نام 7 راگست 1900ء کو ایک مکتوب میں رقم فرمایا:۔

’’دنیا ناپائیدار ہے۔ ہر ایک جگہ اپنی مروت اور جوانمردی کا نمونہ دکھلانا چاہئے اور عورتیں کمزور ہیں وہ اس نمونہ کی بہت محتاج ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ مردِ خلیق پر خدائے تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے‘‘۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص 110 اشاعت یکم فروری 1933ء مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر)

ڈاکٹر حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب کا عینی مشاہدہ ہے کہ میں نے اپنی ہوش میں نہ کبھی حضور...... کو حضرت (اماں جان) سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہئے۔ (سیرت نصرت جہاں بیگم حصہ اول ص 317)

محترمہ استانی سکینۃ النساء (بیگم حضرت قاضی ظہورالدین اکمل) کو الدار میں بار بار جانے اور حضرت اقدس کے جنت نظیر گھر کا پورا نقشہ اور نمونہ دیکھنے کا لمبا عرصہ تک موقع میسر آیا۔ آپ کا بیان ہے۔

’’ایک دفعہ حضرت (اماں جان) فرماتی تھیں میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ سو وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے، تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔

حیران تھی کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا۔ جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟

پھر فرمایا نہیں! یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔

حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا‘‘۔ (ایضاً ص 317)

معاشرت کے انہی پاکیزہ انوار نے ہزاروں لاکھوں گھروں کو بیشمار برکتوں سے بھر دیا اور وہ دنیا میں فردوس بریں کا منظر پیش کرنے لگے۔ دین حق کے انہی روحانی قلعوں نے ہی ان بیشمار فرزندان احمدیت کو جنم دیا جو آج اکناف عالم تک صداقت کا پرچم پوری جانبازی کے ساتھ لہرا رہے ہیں۔

شہزادۂ امن کا دربار خدمت

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کی بیگم صاحبہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت اقدس جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ خود پڑھائی۔ قبر ابھی تیار نہ تھی۔ میں (یعنی خاکسار مؤلف) بھی جنازہ کے ساتھ تھا۔ لوگ قبر دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ میں بھی اسی طرف متوجہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں جو دیکھتا ہوں تو حضرت صاحب ندارد۔ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا تو باغ میں ایک طرف اکیلے زمین پر بیٹھے ہوئے نظر پڑے۔ میں نے جلدی سے ایک درخت کے نیچے سفید چادر بچھائی اور حضرت سے جا کر عرض کی کہ یہاں تو دھوپ ہے وہاں درخت کے سایہ میں تشریف لے چلئے۔ فرمانے لگے ہاں یہ ٹھیک ہے۔ آپ درخت کے سایہ میں اس چادر پر بیٹھ گئے۔ قریب ہی میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں لوگوں نے جو دیکھا کہ حضرت صاحب درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں تو لوگ وہیں آنا شروع ہو گئے۔ اب جو آتا حضرت اقدس اسے فرماتے: ’’آیئے آیئے یہاں بیٹھئے‘‘۔ اور خود پیچھے کھسک جاتے اور اسے چادر پر بٹھا لیتے۔ لوگ آتے گئے اور حضرت صاحب پیچھے کھسک کھسک کر لوگوں کو چادر پر بٹھاتے گئے۔ یہاں تک کہ تھوڑی دیر نہ گزری تھی جو دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب تو مٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور مرید سارے چادر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آنے والوں کو تو زیارت اور ملاقات کے ذوق وشوق میں یہ نظر نہ آیا۔ مگر میں دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا۔ ساتھ ہی ایمان ترقی کر رہا تھا کہ خدا نے کیا مرتبہ دیا ہے اور نفس میں کس قدر انکسار اور فروتنی ہے‘‘۔

(’’مجدد اعظم‘‘ حصہ دوم ص 1293-1294)

حضرت حجۃ اللہ کی حرم اول محترمہ النساء بیگم آپ کی خالہ زاد تھیں جنہوں نے نومبر 1898ء میں انتقال کیا اور حضرت عرفانی کی روایت کے مطابق ان کا جنازہ بنفس نفیس ماموریت الزماں نے پڑھا۔

حضرت اقدس کے تواضع، فروتنی، انکسار اور خاک نشینی پر خدائے ذوالعرش نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے الہام فرمایا۔

’’تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں‘‘۔

(18 مارچ 1907ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شرائط منظوری وقف عارضی

1۔ ہر واقف ’’فارم وقف عارضی‘‘ پر اپنے دستخط کرے تا کہ اس کا وقف طوعی قرار دیا جائے۔

2۔ فارم وقف عارضی کے تمام کوائف پر کئے جائیں اور صاف صاف لکھے جائیں اور کوئی کانٹ چھانٹ نہ کی جائے۔

3۔ ہر فارم صدر جماعت کی تصدیق سے آنا ضروری ہے ذیلی تنظیموں سے آنے والے فارمز ان کے سربراہان کی طرف سے تصدیق شدہ ہوں۔ بلا تصدیق فارم غیر معیاری شمار ہوگا۔

4۔ وقف عارضی ضوابط نظارت تعلیم القرآن کے تحت کی جاتی ہے اس کی کم از کم مدت دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے ہے۔ مقررہ میعاد سے کم و بیش کی اجازت نہیں۔

5۔ مقام وقف کا انتخاب نظارت تعلیم القرآن کرتی ہے۔ مقام وقف پر مسلسل دو ہفتے گزارنے ضروری ہیں فارغ اوقات دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں گزارا جائے اور احباب جماعت سے رابطہ بھی کیا جائے۔

6۔ نظارت تعلیم القرآن کی پیشگی منظوری کے بغیر وقف عارضی قابل قبول نہیں۔

7۔ عرصۂ وقف کی معین تاریخیں لکھی جائیں۔ ایسا کرنے سے واقف ذہنی طور پر تیار رہے گا۔

8۔ فارم وقف عارضی مردوں عورتوں دونوں کیلئے مشترک ہے۔ ہر فرد کیلئے الگ الگ فارم استعمال کیا جائے۔

9۔ خواتین مقامی وقف کریں گی۔ وہ صدر لجنہ کی منظوری سے عرصۂ وقف پورا کریں پھر رپورٹ لکھ کر فارم وقف عارضی کے ساتھ صدر لجنہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔ مردوں کو مقامی وقف کی اجازت نہیں ہے۔

10۔ بیرون وقف کیلئے خواتین نظارت تعلیم القرآن کی پیشگی منظوری سے جا سکیں گی بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی محرم باپ، خاوند یا بھائی بھی وقف پر جا رہا ہو۔

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ جمیلہ بیگم رانا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب گزشتہ ایک ہفتہ سے گلے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے کاملہ و عاجلہ شفا کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلیٰ ڈگری کا اعزاز

مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس پروفیسر آف سائیکاٹری راولپنڈی میڈیکل کالج

Director WHO collaborating centre

Rawalpindi General Hospital

جو کہ عرصہ دو سال سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور Visiting Faculty باقاعدگی سے ہر ماہ تشریف لاتے ہیں کو ’’رائل کالج آف سائیکاٹریس لندن‘‘ نے Field of Mental Health میں نمایاں کام کرنے پر فیلوشپ کی اعزازی ڈگری سے نوازا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو ان کیلئے ان کے خاندان کیلئے مبارک کرے اور ان کو بنی نوع انسان کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ مظہر احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نور فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو محض اپنے فضل سے مورخہ 9 مارچ 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام مطہر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ کا پوتا اور مکرمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی صحت، درازی عمر، والدین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرم محمد عالم بھٹی صاحب کارکن وکالت مال ثالث تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے پوتے مکرم شمیم احمد صاحب ابن مکرم ندیم احمد صاحب باب الابواب کا نکاح مورخہ 7 جنوری 2006ء کو ہمراہ سیدہ شمع ناز صاحبہ بنت مکرم سید نذیر احمد صاحب گھٹیالیاں سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مبشر احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نارووال نے پڑھایا بعد میں اسی دن رخصتی ہوئی اور اگلے دن 8 جنوری کو دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ دعا مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے کروائی۔ محترمہ سیدہ شمع ناز صاحبہ مکرم خلیل احمد سید صاحب آف گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی قادیان میں مصروفیات

مختلف گھروں کا وزٹ، طلباء جامعہ احمدیہ کا جائزہ او رہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

11 جنوری 2006ء

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج عیدالاضحیہ کا مبارک دن تھا اور یہ دن کئی لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ 1947ء سے ہجرت کے بعد قادیان کی سرزمین پر یہ پہلی ایسی عید ہے جو خلیفۃ المسیح نے پڑھائی ہے اور پھر قادیان میں یہ پہلی ایسی عید اور خطبہ عید ہے جو M.T.A کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی سرزمین سے عیدالاضحیٰ کا خطبہ ارشاد فرمایا اس میں قربانیوں کا فلسفہ اور اس کی اہمیت بتائی۔

عیدالاضحیہ کی تقریب کا اہتمام بیت ناصر آباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 10 بجے اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے عیدگاہ کی طرف پیدل تشریف لے گئے۔

نماز عید پڑھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

(خطبہ عید کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 14 جنوری 2006ء میں شائع ہو چکا ہے)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ سے بہشتی مقبرہ دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کے علاوہ احاطہ خاص کے اندر اور باہر بھی بعض قبور پر دعا کی۔ بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ میں لجنہ کے حصہ میں کچھ وقت کیلئے تشریف لے گئے اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔

اس کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

سوا ایک بجے حضور انور نے بیت مبارک تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر جاتے ہوئے حضور انور نے دارالمسیح میں لفٹ لگانے کے تعلق میں جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران، بیرونی ممالک سے آنے والے مربیان اور بعض دیگر مہمانوں اور کارکنوں کیلئے دعوت طعام کا اہتمام فرمایا تھا اور حضور انور نے بنفس نفیس اس دعوت میں تشریف لا کر رونق بخشی۔

مختلف گھروں کا وزٹ

ساڑھے تین بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت حلقہ بیت مبارک کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔ مبارک شاہ صاحب 2۔ غلام قادر صاحب درویش 3۔ طاہر شمس صاحب 4۔ فتح محمد صاحب درویش 5۔ ملک بشیر احمد صاحب درویش مرحوم 6۔ محمود احمد صاحب 7۔ سید سباح الدین درویش مرحوم 8۔ مستری دین محمد صاحب درویش مرحوم 9۔ شریف احمد صاحب امینی مرحوم 10۔ منیر احمد صاحب مرحوم 11۔ سلمان دہلوی صاحب مرحوم 12۔ کے نذیر صاحب آف کیرالہ 13۔ باسط رسول مربی سلسلہ 14۔ حافظ مخدوم شریف صاحب 15۔ سعید محمد صاحب 16۔ برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر و اشاعت 17۔ سید بشارت احمد صاحب 18۔ سید فیروز الدین صاحب 19۔ عبدالحق صاحب 20۔ عبدالمالک صاحب 21۔ نظام اسیر الدین صاحب 22۔ راشد حسین صاحب 23۔ مرزا ظہیر الدین صاحب 24۔ رشید الدین دھلوی 25۔ شفیع عابد صاحب درویش مرحوم 26۔ منیر احمد خادم صاحب 27۔ شریف پونچھی صاحب 28۔ عبدالسلام صاحب درویش (حضور انور ازراہ شفقت ان کی دوکان پر بھی تشریف لے گئے جو ان کے گھر کے ساتھ ہی واقع ہے) 29۔ منگل دین صاحب 30۔ مستری منظور احمد صاحب 31۔ بشیر احمد صاحب فوٹوگرافر 32۔ مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم

جب حضور انور مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم کے گھر تشریف لے گئے تو ان کے خاندان کی بچیاں اپنے پیارے آقا کی آمد پر دعائیہ استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔

مرحبا اے آنے والے مرحبا صد مرحبا

33۔ یونس بہاری صاحب 34۔ خورشید احمد پربھاکر درویش مرحوم۔ 35۔ بیوہ چیمہ صاحب مرحوم 36۔ بلال احمد شمیم صاحب (ان کے والد عبدالرحمٰن صاحب عیسائی تھے عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی) 37۔ سہیل احمد صاحب سوز 38۔ مولوی کریم الدین شاہد صاحب ایڈیشنل ناظر وقف جدید بیرون 39۔ سید منصور احمد صاحب 40۔ منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان 41۔ قریشی سعید احمد صاحب درویش مرحوم' داؤد احمد قریشی 42۔ فرید احمد صاحب قریشی 43۔ حافظ سلام الدین صاحب 44۔ سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید 45۔ سلطان صلاح الدین صاحب استاذ جامعہ قادیان 46۔ سید منظور شاہ صاحب مرحوم 47۔ غلام حسین مرحوم درویش 48۔ انوار احمد صاحب ہاتف 49۔ لطیف احمد سندھی 50۔ محمد حمید کوثر صاحب 51۔ محمد صادق عارف صاحب درویش مرحوم 52۔ شریف احمد صاحب حیدرآبادی 53۔ راشد احمد عارف صاحب 54۔ مظفر احمد صاحب 55۔ محمد انعام زرگر صاحب ابن عبدالغفور صاحب درویش مرحوم۔

جب حضور انور محمد انعام صاحب کے گھر تشریف لے گئے تو یہاں بھی گھر کی بچیوں نے مل کر حضور انور کی آمد پر دعائیہ نظمیں پڑھیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

56۔ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کارکن صدر انجمن احمدیہ 57۔ مسعود احمد راشد صاحب 58۔ رفیق مالا باری صاحب 59۔ محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد 60۔ شمشاد احمد صاحب 61۔ حکیم محمد دین صاحب (ناظم دارالقضاء) 62۔ عبدالرؤف صاحب 63۔ ناصر ایس پی صاحب 64۔ حفیظ ڈی سی صاحب ابن عبدالکریم صاحب درویش مرحوم 65۔ عبدالوکیل نیاز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 66۔ اطہر الحق صاحب انجینئر ایڈیشنل ناظر تعمیرات 67۔ مبارک احمد بٹ صاحب 68۔ چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ 69۔ وسیم احمد صاحب 70۔ عطاء اللہ خاں صاحب درویش 71۔ سید داؤد احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 72۔ عبدالحق صاحب 73۔ بیوہ ذوالفقار علی صاحب مرحوم۔

آج دیار مہدی کے ان مکینوں کی عید کی خوشیاں دوبالا ہوگئیں آج ان کا پیارا آقا خود چل کر ان کے گھروں میں پہنچا۔ حضور انور باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ وقت کیلئے قیام فرمایا۔ فیملی ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔ خوشی ومسرت کا ایک سیلاب تھا جو قادیان کی گلیوں میں امڈ آیا تھا بچے بچیاں خواتین مرد اپنے گھروں کے دروازوں پر پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے اور اس مبارک گھڑی کے انتظار میں تھے جب حضور انور کے مبارک قدم ان کے گھر پڑیں۔ بہت سی فیملیاں ہاتھوں میں شیرینی لئے کھڑی تھیں۔ جو حضور انور کی خدمت میں پیش کرتیں۔

بہت سی ہندو اور سکھ فیملیاں بھی اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی تھیں سبھی عقیدت کا اظہار کرتیں اور حضورر انور کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتیں۔ حضور انور ان کے سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور ازراہ شفقت ایک ہندو فیملی کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ یہ ہندو اور سکھ فیملیاں برملا اس بات کا اظہار کرتیں کہ حضور کے آنے سے ہمارے بھی نصیب جاگ اٹھے ہیں ہم بھی مزے لوٹ رہے ہیں۔

آج یہ 73 گھر جن میں حضور انور تشریف لے گئے اپنی خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے اور مسرور تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے کہ حضور انور کے مبارک قدم ہمیشہ کیلئے ان کے گھروں کی زینت اور رونق بن گئے ہیں اور یہ چند لمحات ان کی زندگی کا سرمایہ ہیں اللہ یہ سعادتیں اور یہ خوشیاں ان سب کیلئے مبارک کرے۔

تین گھنٹے کے اس وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس دارالمسیح تشریف لے آئے۔

سات بجے حضور نے بیت مبارک تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12 جنوری 2006ء

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا ایک بجے حضور انور نے بیت مبارک تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت مبارک میں ہی عزیزم حافظ اکبر صاحب مدرس جامعۃ المبشرین کی تقریب رخصتانہ ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

آج دوپہر پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے کارکنان اور ڈیوٹیاں دینے والے احباب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس میں شمولیت کیلئے تشریف لے گئے۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کچھ وقت کیلئے مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور حضرت اقدس

مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔

مختلف گھروں کا وزٹ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں موجود درج ذیل چار گھروں کا وزٹ فرمایا۔

1۔عطاء الرحمن صاحب استاذ جامعہ 2۔فیض احمد صاحب باورچی جامعہ 3۔نعیم احمد صاحب کارکن احمدیہ پریس 4۔سلیم احمد صاحب معلم وقف جدید۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محلہ ناصر آباد کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔منظور احمد صاحب چیمہ درویش 2۔ظہور احمد گجراتی صاحب مرحوم درویش 3۔منصور احمد گجراتی صاحب 4۔مظفر احمد فضل صاحب 5۔عبدالقادر صاحب اعوان درویش مرحوم 6۔نذیر احمد صاحب پونچھی 7۔ نذیر احمد صاحب ننگلی درویش مرحوم 8۔بدرالدین صاحب مہتاب مینیجر فضل عمر پریس 9۔حافظ الہٰ دین صاحب درویش مرحوم 10۔حافظ عبدالرحمن صاحب فانی درویش مرحوم 11۔سید نصیر الدین صاحب 12۔عبداللطیف صاحب ملکانہ مرحوم 13۔عزیز احمد صاحب درویش مرحوم 14۔چراغ دین صاحب مرحوم 15۔مظاہر حسین صاحب 16۔بشارت احمد صاحب، نذیر احمد صاحب درویش مرحوم 17۔مظفر احمد صاحب ابن اسماعیل ننگلی صاحب درویش مرحوم 18۔ نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش 19۔نصیر احمد صاحب یحییٰ 20۔نسیم احمد صاحب درویش مرحوم 21۔رشید احمد صاحب ملکانہ 22۔غلام ربانی صاحب درویش مرحوم 23۔نعمت اللہ صاحب 24۔ماسٹر حمید صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم 25۔صوفی غلام محمد صاحب درویش مرحوم 26۔سید پرویز افضل صاحب 27۔منیر احمد صاحب مالاباری ابن فخرالدین صاحب مالاباری مرحوم درویش 28۔محبوب الحق صاحب آپ سوئٹزر لینڈ کے باشندے ہیں اور مخلص احمدی ہیں اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر قادیان میں گھر بنایا ہے۔حضور انور نے از راہ شفقت ان کے گھر کا اور صحن (لان) کا معائنہ بھی فرمایا۔

29۔ماسٹر یعقوب صاحب 30۔ظہور احمد رفیقی صاحب 31۔ ہدایت اللہ صاحب استاد جامعہ المبشرین 32۔ ڈاکٹر عبدالرشید بدر صاحب 33۔عبدالغنی صاحب 34۔نوردین صاحب ابن چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجموعی طور پر محلہ ناصر آباد کے 38 گھروں میں تشریف لے گئے اور کچھ وقت کیلئے قیام فرمایا۔بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔آج کا دن اہالیان ناصر آباد کیلئے مسرت وشادمانی کا دن تھا۔سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر اور اپنے گھروں میں حضور انور کے مبارک قدم پڑنے پر بے حد خوش تھے اور اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔

اس وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے پانچ بجے اپنی رہائش گاہ دارالمسیح تشریف لے آئے۔

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں جو شام چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہیں۔آج ہندوستان کے صوبہ پنجاب، ہماچل ہریانہ، یوپی، راجستھان، جموں وکشمیر، صوبہ بہار، بنگال، آسام اور سکم کی 24 جماعتوں سے آنے والی 46 فیملیز کے 288 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

جامعہ احمدیہ میں ورود

ملاقاتوں کے بعد پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد تین طلباء نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ و العرفان

کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان مکرم منیر احمد خادم صاحب نے اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔پرنسپل صاحب نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ قائم اس تاریخی اور تاریخ ساز درسگاہ جامعہ احمدیہ کیلئے آج کا دن انتہائی خوشی اور مسرت کا دن ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مقدس درسگاہ کو ایک ایسی تاریخی سعادت نصیب ہو رہی ہے جو جامعہ احمدیہ قادیان کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ کی صد سالہ تقریب میں تشریف آوری ہمارے لئے موجب صد ہزار برکات ہے۔

اس تاریخ ساز موقع پر ہم خوشی اور مسرت کے جذبات سے سرشار ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر سجدات شکر بجالاتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید اور اھلاً وسھلاً و مرحبا پیش کرتے ہیں۔اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی آمد مبارک کو جامعہ احمدیہ کیلئے غیر معمولی افضال وبرکات الٰہیہ کا پیش خیمہ بنادے۔اور جامعہ احمدیہ قادیان کو حضور انور کی ولولہ انگیز رہنمائی میں آئندہ بھی ایسے جلیل القدر علماء ربانی کی افواج تیار کرنے میں کامیابی حاصل ہو جو دنیا میں عظیم روحانی انقلابات کے علمبردار ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل میں تشنہ روحوں کو شربت وصل بقاء سے سیراب کرنے والے ہوں اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی روحانی مہم میں حصہ لینے والے ہوں۔

مدرسہ احمدیہ کا قیام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے جنوری 1906ء میں فرمایا "11 اکتوبر 1905ء کو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات اور دسمبر 1905ء کو حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات پر یہ تجویز پیش کی گئی کہ جماعت میں علماء پیدا کرنے اور ان بزرگ علماء کے قائم مقام پیدا کرنے کیلئے ایک الگ درسگاہ قائم کی جائے۔چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود نے 16 دسمبر 1905ء کو اس سلسلہ میں بہت درد والحاح کے ساتھ دعا کی اور اس پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں علماء و مربیان تیار کرنے کیلئے ایک الگ شاخ دینیات جاری کر دی جائے۔دراصل یہی اس مدرسہ کا سنگ بنیاد تھا جو آخر جنوری 1906ء میں رکھا گیا۔

ہماری یہ عظیم خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی قائم فرمودہ اس دینی درسگاہ میں قدرت ثانیہ کے مظہر خامس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اس مدرسہ کی صد سالہ جوبلی کی افتتاحی تقریب منعقد کر کے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں یہ سپاسنامہ پیش کر رہے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم سب اساتذہ وطلباء حضور انور کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس مقدس درسگاہ کیلئے ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقبول خدمات بجا لاسکیں اور ماضی کی طرح ہمیشہ یہاں سے ربانی علماء پیدا ہوتے رہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کیلئے ہم میں سے ہر ایک تادم واپسی جدوجہد کی سعادت پاتا رہے۔

طلباء جامعہ کا جائزہ

اس سپاسنامہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں روایتی تقریر سے ہٹ کر آپ لوگوں سے سوال وجواب کرنے لگا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں نہیں تھا۔پرنسپل صاحب کے کہنے سے یاد آیا ہے کہ جنوری 2006ء میں جامعہ احمدیہ کے قیام کو سوسال پورے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آخری کلاس کے طلباء ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔کل 24 طلباء تھے۔حضور انور نے فرمایا میں ان میں سے ایک ایک سے بات کروں گا باقی سب طلباء کیلئے یہ کافی ہوں گی۔

حضور انور نے باری باری تمام طلباء سے مختلف امور دریافت فرمائے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں طالب علم نے بتایا کہ یوپی سے آیا ہوں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ کتنا وقت مطالعہ اور پڑھائی کیلئے دیتے ہیں؟ آجکل زیر مطالعہ کونسی کتب ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کی کوئی کتاب ہے تفسیر کی کوئی جلد ہے دوسری جماعتی کتب ہیں؟ فرمایا کھیل کیلئے کتنا وقت دیتے ہیں۔

ایک دوسرے طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کتنے بجے لگتا ہے۔آپ رات کتنے بجے سوکر صبح کتنے بجے اٹھتے ہیں۔طالب علم نے جواب دیا کہ فجر سے دس پندرہ منٹ پہلے اٹھتا ہوں اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نوافل کیلئے روزانہ وقت ہونا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا آپ آخری کلاس میں ہیں اور مربی معلم بن کر جارہے ہیں آپ کو بڑی باقاعدگی سے رات کو اٹھنا چاہئے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔آپ کو تو بڑی باقاعدگی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے انتظامیہ کو فرمایا کہ آپ کی ان طلباء پر توجہ ہونی چاہئے اور ان کو روزانہ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

پھر حضور انور نے اس طالب علم سے دریافت فرمایا کیا روزانہ اخبار پڑھتے ہیں۔آج کے اخبار میں کیا خبر تھی؟ فرمایا مطالعہ میں کونسی کتاب ہے طالب علم نے جواب دیا کہ سیر روحانی زیر مطالعہ ہے۔حضور انور نے دریافت فرمایا یہ کتاب کس نے لکھی ہے؟ کیا یہ تقاریر ہیں یا خطبات ہیں۔کب شروع ہوئے۔کس طرح شروع ہوئے۔اس کتاب میں کن مضامین کا ذکر ہے؟

ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں کے ہیں؟ انہوں نے بتایا کیرالہ سے ہوں۔حضور انور نے فرمایا کیا اردو زبان اچھی طرح سیکھ لی ہے۔فرمایا جامعہ میں آپ کو کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔امتحان کیسے ہوتا ہے بتایا گیا کہ امتحان دو سمیسٹر میں ہوتا ہے اور جس حصہ کا پہلے سمیسٹر میں امتحان ہو جائے وہ حصہ دوسرے سمیسٹر میں نہیں آتا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ قرآن کریم کی تفسیر میں کیا پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے خامسہ میں تفسیر القرآن کے امتحان میں کتنے نمبر لئے تھے؟ کس مضمون میں سب سے زیادہ نمبر تھے اور کتنے فیصد تھے۔حضور انور نے فرمایا روزانہ کتنے گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں جو لازمی مطالعہ ہے اس کے علاوہ مزید کیا مطالعہ کرتے ہیں اور کتنے گھنٹے کرتے ہیں۔کیا تہجد کیلئے اٹھتے ہیں کب اٹھتے ہیں رات کتنے گھنٹے سوتے ہیں کیا صبح سیر کیلئے جاتے ہیں؟

ایک اور طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ نے گزشتہ سال کتنے فیصد نمبر لئے تھے اور کس مضمون میں زیادہ تھے؟ اس پر طالب علم نے

جواب دیا کہ یاد نہیں رہا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس عمر میں یاد رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے مطالعہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا روزانہ کیوں کوئی کتاب زیر مطالعہ نہیں ہے؟ فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود کی کوئی کتاب یا کوئی دوسری جماعتی کتب اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں۔

پھر حضور انور نے راجستھان سے آئے ہوئے ایک طالب علم سے دریافت فرمایا کہ اخبار بدر کے علاوہ دوسرے کون سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم کی روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے رکوع پڑھتے ہیں طالب علم نے جواب دیا دو رکوع کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر قادیان کے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ گھر میں رہتے ہیں صبح کب اٹھتے ہیں۔ کتنے نفل ادا کرتے ہیں۔ کس قدر تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد کیا کرتے ہیں پھر عصر کے بعد کیا کرتے ہیں؟ نماز مغرب کے بعد کیا مصروفیات ہوتی ہیں۔ عشاء کے بعد کیا کرتے ہیں۔ کب سوتے ہیں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی جو کتب کورس میں ہیں ان کا مطالعہ کرتا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کلام میں گزشتہ سال کتنے نمبر لئے تھے؟ حضور انور نے فرمایا کون سی کھیل کھیلتے ہو۔ حضور انور نے فرمایا جامعہ کے طلباء کیلئے اپنی گراؤنڈ ہونی چاہئیں اب تو آپ کے پاس یہاں زمین بھی ہے۔ جائیں اور وقار عمل کر کے گراؤنڈز بنائیں۔ حضور انور نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ فزیکل ایجوکیشن کا استاد بھی رکھیں۔

ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کونسا اخبار پڑھتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے کیا حالات ہیں؟ جماعتی کتب کے علاوہ مطالعہ میں کون سی کتاب ہے۔ اس پر طالب علم نے جواب دیا کہ غیر از جماعت کے رسائل پڑھتا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا مطالعہ کے دوران نشان لگاتے ہیں کہ ان ان باتوں کا جائزہ لینا ہے۔ ان کے جواب سوچتے ہیں اور تیار کرتے ہیں قرآن کریم سے، حدیث سے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب سے، طالب علم نے بتایا کہ جواب تیار کئے ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کیا اپنی انتظامیہ اساتذہ کو دکھائے ہیں۔

ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ روزانہ کتنی نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔ آج کتنی باجماعت پڑھی ہیں۔

ایک طالب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میٹرک میں کتنے نمبر لئے تھے جواب دیا 46 فیصد حضور انور نے فرمایا وہ طلباء ہاتھ کھڑا کریں جن کے ستر فیصد نمبر آئے تھے اور وہ طلباء بھی ہاتھ کھڑا کریں کہ جن کے 60 فیصد نمبر آئے تھے اس پر زیادہ لڑکوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ ایک طالب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کیا مطالعہ کے لئے کتب کے علاوہ رسائل وغیرہ بھی پڑھتے ہیں؟

کشمیر کے ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ آسنور سے آیا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا آسنور کا پہلا نام کیا تھا جس پر طالب علم نے بتایا کہ "ناسنور" تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ نام کس نے تبدیل کیا تھا جس پر طالب علم نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تبدیل فرمایا تھا۔

کیرالہ کے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا۔ آپ کو کس بات کا خاص شوق ہے؟ طالب علم نے جواب دیا کہ مضمون نویسی کا شوق ہے۔ فرمایا مضمون کہاں شائع ہوئے ہیں طالب علم نے جواب دیا کہ اخبار بدر اور رسالہ مشکوٰۃ میں شائع ہوئے ہیں۔

صوبہ بنگال کے ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کیا ہر سال امتحان میں پاس ہوتے رہے ہیں۔ کتنے فیصد نمبر لیتے رہے۔ کیا روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور کتنی کرتے ہیں۔

اڑیسہ کے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا موازنہ کا مضمون آپ کس طرح پڑھتے ہیں کیا لیکچر سنتے ہیں یا کلاس میں ڈسکشن ہوتی ہے یا مضمون وغیرہ پڑھا جاتا ہے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کو کون سا مضمون آسان لگتا ہے طالبعلم نے جواب دیا کلام اور بتایا کہ اس وقت ملفوظات کی دوسری جلد زیر مطالعہ ہے۔ دریافت فرمایا کیا نئی کتب کی دوسری جلد جو شائع ہوئی ہیں۔

اڑیسہ کے ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جب سے جامعہ میں داخل ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود کی اب تک کتنی کتب پڑھ چکے ہیں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ اسے تاریخ کا مضمون آسان لگتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پڑھ رہا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا کتاب سیرۃ خاتم النبیین پڑھی ہے کس کی لکھی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف طلباء سے مختلف امور دریافت فرمانے کے بعد فرمایا کہ اب انتظامیہ اساتذہ جامعہ کے تمام طلباء اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا گیا ہے اس میں آپ نے سن لیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات سے فکر ہوئی اور آئندہ علماء کی تیاری کیلئے جامعہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضور انور نے طلباء کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کو پتہ ہے کہ ان دونوں کا مقام کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول دینی علم رکھنے والے حضرت اقدس مسیح موعود کے دست راست تھے اور بہت زیادہ خدمت گزار تھے اسی طرح حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب کا مقام دیکھیں۔ کیا معیار تھا ان کے منہ میں مخالفین نے گوبر ڈالا۔ آپ نے اس کو نعمت کہا جس پر مخالفین شرمندہ ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ جامعہ کے طلباء اس مثال کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ آپ نے اپنے علمی معیار کو بلند کرنا ہے اور قربانی کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ آپ عام آدمی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جامعہ کا نوجوان طالب علم جس نے شعور کی عمر کو پہنچ کر اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کیلئے پیش کیا ہے۔ دین کا علم حاصل کرنے کیلئے پیش کیا ہے۔ آپ کے اندر وقف کی روح ہونی چاہئے۔ قربانی کی روح ہونی چاہئے علم حاصل کرنے کی لگن ہونی چاہئے۔ تقویٰ میں آگے بڑھنے اور اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ جو واقفین زندگی ہیں کسی نے ایک سال بعد اور کسی نے دو سال بعد میدان عمل میں جانا ہے تو لوگوں کی آپ پر نظر ہوتی ہے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ لڑکا کس عمر کا ہے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ یہ واقف زندگی ہے مربی ہے ہماری تربیت کیلئے مرکز نے یہاں بھجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا واقفین زندگی مرکز کی نمائندگی نہیں کر رہے ہوتے۔ خلیفہ وقت کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے ہر واقف زندگی کو سوچنا چاہئے کہ کیا میں وقف کے معیار حاصل کر رہا ہوں اور کیا اس معیار کو حاصل کرنے کیلئے میرے قدم آگے بڑھ رہے ہیں جس معیار کو حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود نے جامعہ کا قیام فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا ان لوگوں میں علم کے حصول کی لگن تھی۔ مطالعہ کی لگن تھی۔ قرآن پڑھنے کی لگن تھی ایک جذبہ تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ روح آپ کو بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا یہ جو ہفتہ میں دو نفل پڑھتے ہیں۔ یہ بچوں کو عادت ڈالنے کیلئے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے تو دو نفل ہر احمدی کیلئے مقرر کئے ہیں اور یہ عام احمدی کا کم از کم معیار ہے جس نے ابھی اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیغام کو پہنچانے کیلئے اس طرح پیش نہیں کیا ہوتا جس طرح آپ نے پیش کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی ایک دو کلاسز میں تو یہ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن بڑی کلاسز میں نہیں بڑی کلاسز والوں کو روزانہ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات یاد رکھیں کہ بغیر دعا کے اور بغیر خدا کی طرف بڑھنے کے انسانی کوشش کے آپ وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جو حاصل کرنا ہمارا مقصد ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ ؎

مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

حضور انور نے فرمایا آپ کو دیوانے بننا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا پھر تلاوت قرآن کریم ہے ایک دو رکوع تو عام آدمی پڑھ لیتا ہے۔ دنیا دار آدمی پڑھ لیتا ہے سکول میں جانے والے بچے پڑھ کر جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو روزانہ نصف پارہ تو ضرور پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ تلاوت قرآن کریم کریں گے تو ترجمہ و تفسیر آپ کے سامنے ہوگی نئے نئے نکات آپ کے ذہن میں آئیں گے۔ اس لئے تلاوت قرآن کریم لازمی ہونی چاہئے یہی امید کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر نمازیں ہیں یہ تو بنیادی چیز ہے۔ ایک عام احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پانچوں نمازیں پڑھنے والا ہو۔ اور آپ تو نہ صرف پانچوں نمازیں بلکہ باجماعت نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ بلکہ پوری توجہ سے نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا پس ہمیشہ ان بزرگوں کو ذہن میں رکھیں ایک ٹارگٹ آپ کو مقرر کرنا پڑے گا اور ٹارگٹ وہی ہے جو آپ کو دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا علمی لحاظ سے مجھے علم ہے کہ لیکچر سیمینار ہوتے ہیں۔ فرمایا عنوان دے کر باقاعدہ لیکچرز ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا جامعہ کا باقاعدہ شاہد کا امتحان ہوا کرے گا۔ مقالہ لکھا جایا کرے گا صحابہ رسولؐ پر لکھا جا سکتا ہے۔ پھر اور عناوین بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جامعۃ المبشرین میں سال میں کم از کم چار سیمینارز ہونے چاہئیں ان کے معیار کے مطابق۔

حضور انور نے فرمایا پھر مطالعہ ہے پڑھائی کے علاوہ مطالعہ ہونا چاہئے۔ آپ کو خدا نے موقع دیا ہے کہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور روزانہ بارہ گھنٹے جامعہ کے طالب علم کو پڑھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا دنیا کی دوسری یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلباء 12 سے 14 گھنٹے تک پڑھتے ہیں اسی وجہ سے دنیاوی لحاظ سے بلند مقام تک پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی اس بلند مقام تک پہنچنا ہے جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود دیکھنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ مثالیں قائم کرنی پڑیں گی اور قائم کرنی چاہئیں۔ پرانے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کیلئے اور نئے آنے والوں کیلئے نمونہ بننے کیلئے۔ حضور انور نے فرمایا جامعہ کے قیام پر سو سال پورے ہوئے ہیں تو اب نئے عزم کریں۔

حضور انور نے فرمایا سونے سے پہلے کوئی کتاب پڑھ کر سونا چاہئے۔ فرمایا بہتر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھیں اور کچھ صفحات پڑھ کر سوئیں سونے سے پہلے آخری پندرہ بیس منٹ میں پڑھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کیلئے کھیل ضروری ہے ورزش ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا دوسرے اس عمر میں آپ طالب علم کی حیثیت سے ماحول کو دیکھتے ہیں کہ آپ کی عمر کے لوگ مالی لحاظ سے آپ سے بہتر ہیں حضور انور

باقی صفحہ 6 پر

محمد سعید احمد صاحب

مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب کی یاد میں

دبلے پتلے بلکہ منحنی، صاف ستھرے علمی، ادبی اور دینی ذوق کے مالک، درمیانہ قد چہرے پر ہر وقت عینک اور سر پر ٹوپی، مزاح کی لطیف اور گہری حس رکھنے والے، مجلس کے آداب سے پوری طرح باخبر، خاموش ہوں تو ماحول سنجیدہ ہو جائے، بولیں تو دریا بہنے لگے، لطیفہ گوئی یا مزاح کا اظہار کریں تو خود بت بنے بیٹھے رہیں اور محفل زعفران بن جائے، خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، صائب الرائے اور نافع الناس وجود میرے دوست مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب کا ذکر خیر کرنے کا تقاضہ ان کے اکلوتے فرزند اور سپوت عزیزم ملک محمود احمد صاحب انکم ٹیکس کمشنر اسلام آباد کی طرف سے ہوا ہے۔

عشرت صاحب عبدالمجید سالک صاحب مالک اور مدیر اعلیٰ اخبار ''انقلاب'' لاہور کے برادر خورد تھے۔ مگر وہ اس تعلق کو عام طور پر ظاہر نہ کرتے تھے کیونکہ سالک صاحب احمدی نہ تھے۔ جبکہ عشرت صاحب تمام بڑائی احمدیت سے تعلق میں سمجھتے تھے۔

عشرت صاحب کا دینی اور دنیاوی علوم کا وسیع مطالعہ تھا جو ان کی تقاریر اور مضامین سے عیاں ہوتا تھا۔ جماعتی مجالس اور ذاتی ملاقاتوں میں عمدہ اور باریک نکات بیان کرتے۔ اچھے دوست کی بیشتر خوبیاں ان میں تھیں۔ میرا ان سے قریباً 40 سال تک ذاتی اور جماعتی تعلق رہا۔ مجھ سے عمر میں بڑا ہونے کے باوجود جماعتی کاموں میں اطاعت اور وفاداری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ دوستی میں ان کی طرف سے ہمیشہ احسان کا پہلو نمایاں رہا۔ احباب کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے۔ شکوہ شکایت کرنے کی عادت نہ تھی۔

عام طور پر بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے شفقت کو اچھا خلق خیال کیا جاتا ہے مگر عشرت صاحب بڑوں اور چھوٹوں کا ادب کرنا، عزت سے پیش آنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ ہمارے تعلقات کے آغاز میں میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ اپنے سکول کے طالب علم بیٹے کو پورے نام کے ساتھ اور ''صاحب'' کے لاحقہ سے پکارتے تھے تو مجھے عام رواج کے برعکس یہ طرز عمل بڑا عجیب لگا۔ میرے حلقہ احباب میں وہ واحد شخص تھے جو اس پہلو پر صدق دل سے عمل پیرا تھے۔

عشرت صاحب گفتگو کرنے اور خاموش رہنے میں بہترین توازن رکھتے تھے۔ اسی طرح وہ سنجیدگی اور مزاح کا حسین امتزاج تھے۔ وہ ملازمت کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں کچھ عرصہ قیام پذیر رہے۔ وہاں بھی اور بعد میں مغربی پاکستان واپس آ کر بھی خدمت دین کی توفیق پائی۔

تقریر اور تحریر میں یکساں ملکہ تھا۔ بولتے تو پوری تیاری سے، لکھتے تو گہرائی میں اتر کر۔ ہمیشہ نئے نکات بیان کرتے۔ وہ محکمہ کے افسران اور جماعتی عہدیداران اور نظام میں صحت مندانہ اطاعت کرتے۔ جہاں انہیں کوئی حکم قواعد، جماعتی اور ملکی مفاد کے خلاف نظر آتا بڑے ادب اور احتیاط سے افسران کو متوجہ کر دیتے۔

خدمت دین ان کا شیوہ تھا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ان کی زندگی کا ماٹو تھا۔ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے۔ مجلس شوریٰ میں خلیفۃ المسیح کی طرف سے ممبر نامزد کئے جاتے۔ محکمہ اکاؤنٹس سے تعلق کی وجہ سے جماعتی بجٹ کی تیاری میں بڑی تندہی سے حصہ لیتے۔

نمازوں کی بروقت اور باجماعت ادائیگی ان کا بہت بڑا وصف تھا۔ وہ اپنے تمام معاملات اور معمولات کو نمازوں کے اوقات کے تابع رکھتے۔ اگر حلقہ میں احمدیوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے مناسب جگہ نہ ملتی تو عشرت صاحب اپنے گھر کا ایک حصہ اس مقصد کے لئے وقف کر دیتے اور یہ قربانی وہ سالہا سال تک دیتے رہے۔ نماز سنٹر کے انتظام اور نمازیوں کی آمد سے قبل ہر طرح کی تیاری کرنے میں وہ لذت محسوس کرتے۔ قرآن کریم کی کافی سورتیں اور رکوع حفظ تھے۔ اگر رمضان المبارک میں حافظ صاحب کا جماعتی طور پر انتظام نہ ہو سکتا تو اس خلا کو احسن طور پر پُر کرتے اور نماز تراویح پڑھاتے۔

عشرت صاحب کو اپنے نفس پر بڑا ضبط تھا۔ اپنے غم اور مشکلات کو عزیز دوستوں پر بھی ظاہر نہ کرتے۔ اپنے مسائل اور تکالیف کے دور ہونے کے لئے شب بیداری اور پنجگانہ نمازوں میں مولا کریم کی مدد کے طالب ہوتے۔ حلال کی روزی کمائی اور درویشانہ زندگی بسر کی۔ ان کا حلقہ احباب اور تعارف وسیع تھا۔ مہمان نوازی میں خوشی محسوس کرتے۔ وہ اپنی زوجہ کے تمام حقوق دینی تعلیم کے مطابق ادا کرتے۔ حضرت مسیح موعود کے نمونہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کی ازدواجی زندگی کامیاب اور خوشگوار تھی۔

ہمدردی خلائق ان کی فطرت کا حصہ تھی۔ محدود وسائل کے باوجود وہ ہر کس و ناکس کی جائز مدد کرتے۔ عشرت صاحب میں قناعت اور سادگی تھی۔ لمبی بیماری دیکھی مگر بڑے حوصلہ اور صبر سے برداشت کی۔ رشتہ داریوں کو نبھاتے۔ نکتہ چینی، تنقید، غیبت اور اعتراض کرنے کی عادت نہ تھی۔

دوسروں سے تعلقات نبھانے میں برابری کی سطح پر آ جاتے۔ کبھی فخر و مباح میں مبتلا نہ ہوئے۔ وہ ملنسار تھے اختلاف کی صورت میں صلح کی خاطر اپنا جائز حق بھی چھوڑ دیتے۔ حق گوئی سے کام لیتے مگر ذہانت کے ساتھ کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو اور ان کی دل شکنی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

تُمہ کا تعارف

تُمہ ایک نہایت خوبصورت کڑوا پھل ہے۔ جو شکل میں خربوزہ کی طرح لیکن جسامت میں چھوٹا۔ کنو کے پھل کے برابر اس کا وزن نصف پاؤ سے لے کر ڈیڑھ پاؤ تک ہو جاتا ہے۔ اس کے مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ اندرین، تُمہ، حنظل۔ ڈاکٹری زبان میں قولویا کالوسنتھ بھی کہتے ہیں۔ تُمہ خودرو بیل یعنی قدرتی پیدا ہونے والی بوٹی کا پھل ہے۔ جو موسم برسات میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بیل ریتلی زمین پر خوب پھیلتی ہے۔ اس کے پتے بھی تقریباً خربوزہ کی بیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ بیل کو ہر فٹ دو فٹ پر پتے کے ساتھ زرد رنگ کا پھول لگتا ہے۔ جو بعد میں پھل بن جاتا ہے۔ برسات کے پانی سے پلا ہوا تُمہ اعلیٰ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی دو قسم ہیں نر۔ مادہ فوائد میں دونوں تقریباً یکساں ہیں۔ نر پھل میں ریشے ہوتے ہیں مادہ میں نہیں۔

مقام پیدائش

مغربی پنجاب، لیہ، بلوچستان، سندھ، بہاولپور، ایران، عرب، شام، یونان، شمالی افریقہ، سپین، پرتگال، جاپان، بنگال، جنوبی ہند، یوپی، راجپوتانہ اور دیگر کئی مقامات پر خود بخود بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ کاشت نہیں کی جاتی۔

تاریخ

تُمہ کو قدیم یونانی، ایرانی، رومی، شامی، مصری، ہندی اور عربی حکماء بکثرت استعمال کرتے تھے۔ اطباء ہند کی کتب میں تمہ کا ذکر عام ملتا ہے۔ عرب تو اس کی تلخی دور کر کے دودھ اور کھجوروں کے ہمراہ کھاتے تھے۔ بلغمی اور عصبی امراض کے مریضوں کے لئے تُمہ قدرت کاملہ کا انمول تحفہ ہے۔

مزاج

اس کے مزاج میں حکماء اختلاف بیان کرتے ہیں۔ بعض گرم درجہ سوم خشک درجہ دوم کچھ گرم درجہ چہارم خشک درجہ دوم بہرکیف گرم خشک سب مانتے ہیں۔ ذائقہ تیز تلخ مقدار خوراک = شحم حنظل (تمہ کا گودا) ایک ماشہ تا دو ماشہ۔

احتیاط

تُمہ مسہل قوی اور گرم ہے۔ اس لئے بچوں بوڑھوں اور حاملہ عورتوں کو ہرگز استعمال نہ کرایا جائے جس بیل پر ایک ہی پھل لگا ہوا ہو یا جس کا گودا گہرا سبز ہو تو اس کو استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ مہلک تاثیر رکھتا ہے۔

مصلح

گوند کتیرا، روغن بادام، گوند کیکر، روغن ناریل، روغن زرد وغیرہ اس کے مصلحات ہیں۔

فوائد

یہ ہر قسم کے امراض مثلاً مرگی، رعشہ، لقوہ، دمہ، فالج، وجع المفاصل (بڑے جوڑوں کا درد) نقرس (چھوٹے جوڑوں کا درد) استسقاء عرق النساء (لنگڑی کا درد) کے لئے حکماء مناسب مقدار اور مصلحات کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔ تُمہ کو مفرد نہیں بلکہ مرکبات میں استعمال کرانا زیادہ بہتر ہے۔ تُمہ قلیل مقدار میں مقوی جگر معدہ ہے۔ بھوک بڑھ جاتی ہے۔ انتوں کے غدودوں کے عضلاتی ریشوں اور جگر کو تحریک دیتا ہے۔

مربہ تُمہ بنانے کا طریقہ

تازہ تُمہ دو کلو اوپر والا چھلکا دور کر کے کنو کی کاش کے برابر ٹکڑے کر لیں اب چونا آب نارسیدہ (ان بجھا چونہ) نصف کلو لے کر تین کلو پانی میں حل کریں اور اس میں تمام کاشیں ڈال کر چوبیس گھنٹے رکھ دیں ایک ہفتہ تک یہ عمل جاری رکھیں یعنی پانی اور چونا بدلتے رہیں۔ ایک ہفتہ بعد تُمہ کی تمام کڑواہٹ دور ہو جائے گی اور تُمہ مثل سیب ہو جائے گا۔ اب ان تمام کاشوں کو صاف پانی سے دھو کر چار کلو چینی میں دبا دیں دو دن بعد چینی نرم ہو گی آگ پر رکھ کہ شیرہ کا قوام بنا لیں تُمہ کا مربہ تیار ہو جائے گا۔ صاف مرتبان میں رکھیں اکیس روز بعد استعمال کریں یہ رطوبی امراض کے لئے اکسیر ہے۔ قبض، قولنج، بلغمی دمہ، وجع المفاصل، نقرس، ریح البواسیر، اور تلی بڑھ جانے کے لئے استعمال کریں حسب طبیعت۔

(بقیہ صفحہ 5)

نے فرمایا کبھی آپ میں یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ پڑھائی کر کے مالی لحاظ سے ہم سے بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ مالی ضروریات میں پوری کروں گا آپ میں تقویٰ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ دعائیں کر کے اور اپنے تقویٰ کے معیار بڑھا کر بہترین مربی بن سکیں گے۔ تربیت کر سکیں گے اور جماعت کی خدمت کر سکیں گے۔ خدا کرے آپ ہر لحاظ سے اپنے معیار اونچے کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر تصاویر کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

دینی تعلیمات کی روشنی میں

جادوٹونے اور تعویذ گنڈے کرنا غلط ہے

احباب جماعت کی تربیت اور معلومات کے لئے جادوٹونے اور تعویذ گنڈوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات پیش کئے جارہے ہیں۔ احباب خود بھی استفادہ کریں۔ اپنے گھروں، مجلسوں اور محفلوں میں بھی ان امور پر روشنی ڈالیں۔

رسول اللہؐ کی ایک حدیث مبارکہ پیش خدمت ہے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے سامنے امتیں لائی گئیں۔ ان کے ساتھ ان کا نبی بھی تھا۔ ہر نبی کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس لوگ تھے، ایک نبی کے ساتھ پانچ تھے، ایک نبی کے ساتھ ایک تھا۔ پھر میں نے ایک بہت بڑا گروہ دیکھا۔ میں نے پوچھا اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے۔ انہوں نے کہا نہیں لیکن افق کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑا گروہ تھا۔ جبریل نے کہا یہ ستر ہزار ہیں جو تیری امت کے ہراول دستے کے طور پر ہوں گے اور ان سے حساب نہ لیا جائے گا، نہ انہیں عذاب دیا جائے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیوں حضرت جبریل نے کہا کہ وہ تعویذ گنڈے نہیں کرتے تھے اور نہ وہ دم درود کرتے تھے اور نہ وہ بدشگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بے حساب جانے والے ہیں۔ اس پر مجلس میں بیٹھے ہوئے عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں بنادے۔ تو آپؐ نے فرمایا: اے عکاشہ! تو بھی ان میں شامل ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب)

تعویذ گنڈے ہمارا کام نہیں

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے"۔

(الحکم 6/اپریل 1908ء)

جادو کی کوئی حقیقت نہیں

جادو کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میرے نزدیک یہ کہنا کہ دو فرشتے لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ...... بالکل غلط ہے ...... اور پھر یہ بات تاریخ کے بھی بالکل خلاف ہے۔ اس قسم کا سحر کوئی ہے ہی نہیں۔ مسمریزم بالکل اور چیز ہے۔ مگر یہ ادھر کچھ پھونکا اور ادھر کوئی عجیب چیز بن گئی بالکل غلط بات ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص 68)

مشرکانہ رسوم

حضرت مصلح موعود نے جادو ٹونے اور تعویذ گنڈوں کو شرک کی ایک قسم بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

بتوں، دریاؤں، سمندروں اور سورج اور چاند وغیرہ سے مرادیں مانگنا اور دعائیں کرنا بھی شرک میں ہی شامل ہے۔

شرک کی نویں قسم یہ ہے کہ ایسے اعمال جو مشرکانہ رسوم کا نشان ہیں گو اب شرک کی مشابہت نہیں رکھتے۔ ان کا بلاضرورت طبعی ارتکاب کیا جائے۔

حقیقی توحید

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ان چیزوں کو شرک کی ایک قسم قرار دیتے ہوئے جماعت اور خصوصاً مستورات کو اس سے بچنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"شرک ایک بہت بڑی برائی ہے۔ حقیقی توحید جس سے نجات وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہر ایک شریک سے منزہ اور بالا ہے۔ اس کے مقابل کوئی قادر، رازق، معز اور مذل نہیں ہے۔ اس لئے اس کی عبادت خالص محبت اور تذلل سے کی جائے۔ اگر جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ کتنے ہی بت ہیں جو خدا سے دور لے جانے کا باعث ہیں جیسے بجائے خدا سے مانگنے کے پیروں فقیروں سے مانگنا۔ بعض علم والے بھی ایسے شرک میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بعض ہوشیار عورتیں گھروں میں جاکر نیکی کے نام نہاد قصے سنا کر عورتوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں اور تعویذ گنڈے کا دھندا کرتی ہیں۔ یہ شرک ہے۔ دھوکا اور فریب ہے۔ ایسی دھوکا باز عورتوں نے خود کبھی نماز نہیں پڑھی ہوتی۔ ان کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر احمدی عورتیں ان فضولیات سے آزاد ہیں۔ انہیں اگر کوئی امتحان یا ابتلاء آئے تو خدا کی طرف جھکانے والا ہوتا ہے۔

(الفضل 29 دسمبر 2005ء)

تعویذ گنڈوں پر اعتقاد غلط ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

غیروں کی دیکھا دیکھی بعض احمدیوں میں بھی تعویذ گنڈوں پر اعتقاد پیدا ہوگیا ہے جو بالکل غلط چیز ہے۔ انڈیا پاکستان وغیرہ سے بھی اور بعض افریقن ممالک سے بھی بعض ایسے خط آتے ہیں جن سے ایسے لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے کہ ان کا بہت زیادہ اوٹ پٹانگ چیزوں پر اعتقاد بڑھ رہا ہے۔ پس اس روایت کی روشنی میں یہ دیکھیں اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ کیونکہ وہی لوگ جو اللہ پر توکل کرتے ہیں اور ان برائیوں سے بچنے والے ہیں، ٹونے ٹوٹکوں سے بچنے والے ہیں۔ تعویذ گنڈوں سے بچنے والے ہیں، وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے اور اسی کی پناہ میں رہنا چاہئے۔ بلکہ آپؐ نے تو ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ بدشگونی شرک ہے۔ تو آپؐ نے تین مرتبہ یہ بات دوہرائی اور فرمایا کہ توکل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دیتا ہے۔ یعنی اگر توکل کامل ہے تو پھر اگر دل میں کوئی خیال بھی پیدا ہوگا تو شاید اس توکل کی وجہ سے دور ہو جائے۔ اس لئے یہ جو بدشگونی اور اس قسم کی چیزیں ہیں ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ شرک کے برابر ہیں۔ کتنا بڑا انذار ہے۔

(الفضل 22 نومبر 2005ء)

خبریں

قومی اخبارات سے

انتہا پسندی کے خلاف جہاد صدر جنرل پرویز مشرف نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی صد سالہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ لوگ مساجد میں نفرت کا پرچار کرنے والے خطیبوں کو روکیں لاؤڈ سپیکر اور مساجد کو نفرت پھیلانے کیلئے استعمال نہ ہونے دیں۔ دہشت گردی ملک کو دیمک کی طرح کھا رہی ہے۔ مری اور بگٹی قبائل ہم سے پیسے لے کر ہم ہی پر گولیاں چلا رہے ہیں۔ بلوچستان کو یرغمالی بگٹیوں سے آزاد کرائیں گے۔ حکومت کا پہلے 5 اور اب 95 فیصد صوبے پر کنٹرول ہے۔

قاتل ڈور جشن بہاراں کے تیسرے روز قاتل ڈور نے دو اور گردنیں کاٹ دیں۔ شالی چھاؤنی میں ایک شخص پانچ سالہ بیٹی کو موٹر سائیکل پر آگے بٹھائے لے جارہا تھا کہ ڈور شہ رگ پر پھر گئی۔ اچھرہ کا امین بھی گلے پر ڈور پھرنے سے شدید زخمی ہوا ہے۔

زرعی یونیورسٹی اور سٹی گورنمنٹ کیلئے گرانٹ

صدر جنرل پرویز مشرف نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کیلئے 20 کروڑ روپے اور سٹی دسٹرکٹ گورنمنٹ کیلئے 85 کروڑ روپے گرانٹ کا اعلان کیا اور کہا کہ جلد ایم فور موٹروے کا افتتاح کرنے آؤں گا۔ فیصل آباد میں ہائی کورٹ بنچ کے قیام اور حج فلائٹ کیلئے اقدامات کئے جائیں گے متعدد بار موت کے منہ سے بچ کر نکلا ہوں اب موت کا کوئی خوف نہیں۔

ملک بھر میں بارش کا نیا سلسلہ ملک بھر میں بارش کا نیا سلسلہ شروع ہوگیا ہے جس کی وجہ سے سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہوا ہے لوگوں نے گرم کپڑوں کا استعمال دوبارہ شروع کر دیا ہے ربوہ میں بھی گزشتہ دو دنوں سے وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ صوبائی دارالحکومت لاہور، فیصل آباد، سرگودھا جہلم، منڈی بہاؤ الدین اور دیگر شہروں میں بارش ہوئی۔ مزید دو روز بارش ہونے کا امکان ہے۔

کینیڈین وزیراعظم شوکت عزیز کی ملاقات

کینیڈا کے وزیراعظم اسٹیفن ہارپر نے اسلام آباد میں وزیراعظم شوکت عزیز سے ملاقات کی اور دوطرفہ دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کے بعد مشترکہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا کہ کینیڈا کے ساتھ 600 ملین ڈالر کی تجارت ہو رہی ہے اور اس کے حجم میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ کینیڈین وزیر اعظم نے کہا کہ کینیڈا بھارت کے ساتھ سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی کے معاہدے پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ یہ معاہدہ پچھلی حکومت نے کیا تھا ہم اسے متنازعہ سمجھتے ہیں۔

غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف آپریشن

سعودی عرب میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف آپریشن کر کے 2327۔ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔

مزاحمت کاروں کو اسلحہ کی فراہمی امریکی صدر بش نے الزام لگایا ہے کہ ایران عراق میں مزاحمت کاروں کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک مزاحمت کاروں کو شکست نہیں دی جاتی۔

شمالی وزیرستان سے افغانیوں کی بیدخلی

شمالی وزیرستان کے حکام نے افغان پناہ گزینوں کو بے دخل کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16 مارچ

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:19

خوبصورت معیاری، وال کلاک، کلائی کی گھڑیاں، الارم ٹائم پیس
انصاف واچ ہاؤس سیل اینڈ سروس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ PP:6213760

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
قائم شدہ 1958ء
فون: 047-6211538
100% خالص معجونات، مرکبات مشروبات وعرقیات بارعائیت طلب فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ہیپاٹائیٹس بی۔ سی ایک جان لیوا مرض!

اسکے خلاف جہاد - ہمارا قومی فرض!

آئیے حکومت پاکستان کا ساتھ دیں - ہیپاٹائیٹس کو مات دیں

اس موذی مرض سے بچنے کے لیے

احتیاطی تدابیر

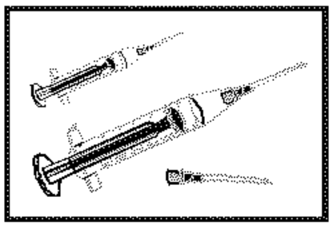

ہر بار نئی ڈسپوزیبل سرنج استعمال کریں۔

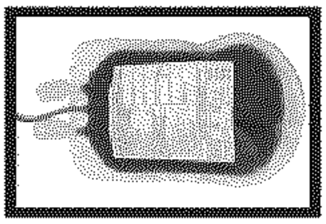

لیب سے خون کی مکمل تصدیق کرائیں

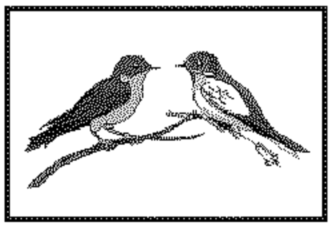

خود کو شریکِ زندگی تک محدود رکھیں۔

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز خدانخواستہ

ہیپاٹائیٹس بی یا سی میں مبتلا ہو تو

ہیپا گارڈ® الگزر

استعمال کریں

ہیپا گارڈ الگزر کو ہیپاٹائٹس بی۔ سی

کی مندرجہ ذیل علامات میں مؤثر پایا گیا ہے

▪ بھوک کا کم لگنا یا ختم ہو جانا ▪ قے اور متلی کی کیفیت کا ہونا ▪ ہلکا یا تیز بخار رہنا ▪ جلد یا آنکھوں کی رنگت کا زرد پڑ جانا ▪ پیشاب گھاڑے زرد رنگ کا آنا ▪ شدید تھکاوٹ کا احساس ▪ پٹھوں اور جوڑوں میں تناؤ اور درد کا رہنا ▪ پیٹ کے اوپر دائیں حصہ میں ہلکا درد محسوس ہونا ▪ ٹانگوں اور پیروں کا سوج جانا ▪ ہتھیلیوں کی سرخی مائل رنگت ▪ بالوں کا جھڑنا۔ مردوں میں بغل اور سر کے بالوں میں کمی ▪ خون کی قے آنا یا پاخانے کی رنگت کالی ہونا ▪ جگر اور تلی کا بڑھ جانا

▪ شفایاب مریضوں کا تناسب 74 فیصد ▪ صحت کی علامات 3 دنوں میں ظاہر

▪ 27 ہفتے استعمال کے بعد PCR اور LFT ٹیسٹ کروائیں

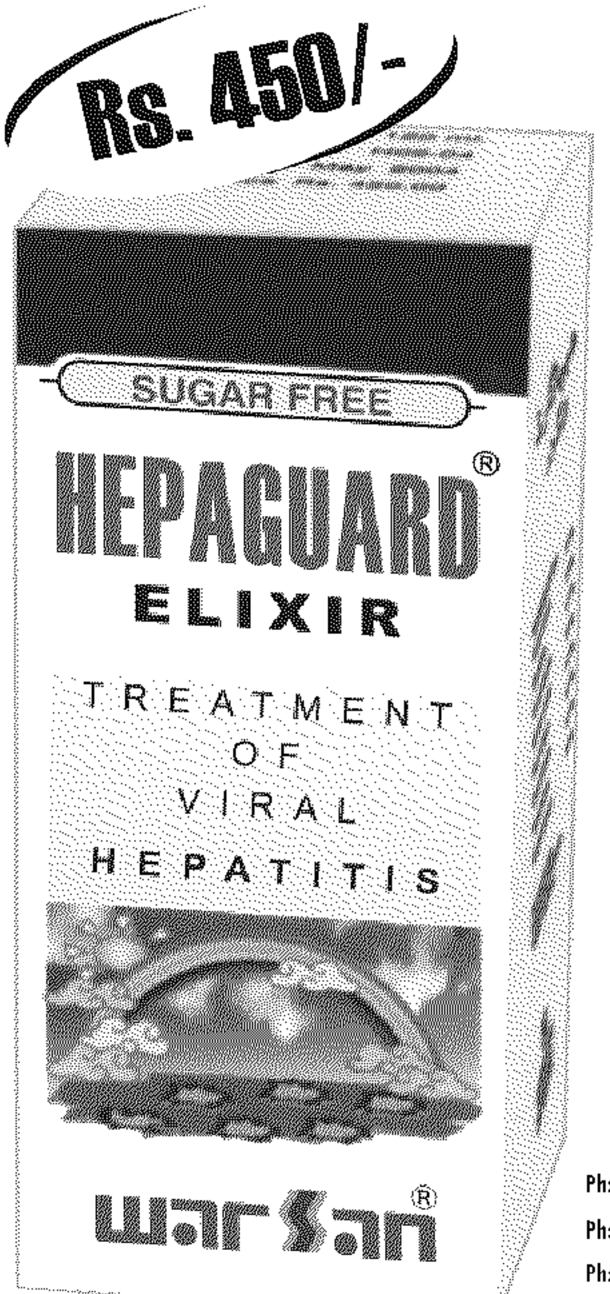

ہیپا گارڈ® الگزر
راستہ زندگی کا

قریبی میڈیکل و ہومیو پیتھک سٹور سے طلب فرمائیں۔

HELP LINE: 0300-4661902
Web: www.warsanhomoeopathic.com

کراچی۔ Ph: 0300-2105838, 021-6614030 اندرون سندھ Mob: 0300-3085710 ملتان۔ Ph: 061-544467
لاہور۔ Ph: 042-6369693, 7658873 فیصل آباد۔ Ph: 041-614460 گوجرانوالہ۔ Ph: 055-3843556
راولپنڈی۔ Ph: 051-5552509, 5552790 پشاور۔ Ph: 091-2592312 ساہیوال۔ Ph: 0441-61888, 61999
گجرات۔ Ph: 04331-530344 سرگودھا۔ Ph: 0451-217191,217833 حیدرآباد۔ Ph: 0221-782959

Health Care Services	Health Care Services	Health Care Services	Cosmos Services
Bohar Bazar, Rawalpindi 051-5539816.	Chiniot Bazar, Faislabad. 041-2641732	Namak Mandi, Peshawar. 091-2592312	Aram Bagh Road,Karachi. 2639093-94

W.C. Work Communication